عورت ٹیڑھی پسلی سے بنی ہے یا مٹی سے؟

مجیب: ابوالحسن ذاکرحسین عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1256

تاریخ اجراء: 18ربیع الثانی1444ھ/14نومبر2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

یہ کہا جاتا ہے کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے بنی ہے۔اس پر سوال یہ ہے کہ کیا عورت مٹی سے نہیں بنی؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

تمام انسانوں کی اصل حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام ہیں، جن کی پیدائش مٹی سے ہوئی، لہذا اس معنی کے لحاظ سے مرد و عورت سب مٹی سے ہی بنے ہیں کہ ہماری اصل یعنی حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام مٹی سے بنائے گئے۔البتہ عورتوں کو ٹیڑھی پسلی کی پیدائش اس بنا پر کہتے ہیں کہ سب سے پہلی عورت یعنی حضرت حوا، رضی اللہ تعالی عنھا کو حضرت آدم کی پسلی سے پیدا کیا گیا ہے،اور تمام عورتیں حضرت حوا کی اولاد ہیں، فطری طور پر ان میں کچھ نہ کچھ کجی سخت مزاجی پائی جاتی ہے۔خلاصہ یہ کے عورت کا ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہونا،اس بات کے منافی نہیں کہ اس کی اصل مٹی سے ہو، بلکہ اصل تمام مرد و عورتوں کی مٹی ہی ہے۔اور حقیقت میں حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت حوّا رضی اللہ عنہا کے علاوہ باقی عام طور پر انسان مرد و عورت کے پانی کی بُوند یعنی نطفے سے بنے ہیں۔

قرآن پاک میں سورہ دھر میں ارشاد خداوندی ہے:﴿اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ﴾ ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے آدمی کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے۔(سورۃ الدھر، پ29، آیت02)

اس کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے "مرد و عورت کی۔"(خزائن العرفان)

سورۃ الحجر میں ارشاد خداوندی ہے:﴿وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے آدمی کو بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو اصل میں ایک سیاہ بودار گارا تھی۔(سورۃ الحجر، پ14، آیت26)

اس آیت کریمہ میں موجود لفظ "الانسان" کی وضاحت کرتے ہوئے خزائن العرفان میں فرمایا:"یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو زمین سے ایک مشتِ خاک

لی، اس کو پانی میں خمیر کیا جب وہ گارا سیاہ ہو گیا اور اس میں بو پیدا ہوئی تو اس میں صورتِ انسانی بنائی پھر وہ سوکھ کر خشک ہو گیا تو جب ہوا اس میں جاتی تو وہ بجتا اور اس میں آواز پیدا ہوتی، جب آفتاب کی تمازت سے وہ پختہ ہو گیا تو اس میں روح پھونکی اور وہ انسان ہو گیا۔" (خزائن العرفان)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں، حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: " استوصوا بالنساء خیرا فإنھن خلقن من ضلع وإن أعوج شيء في الضلع أعلاه فإن ذھبت تقیمه کسرته وإن ترکته لم یزل أعوج فاستوصوا بالنساء خیرا" بیویوں کے متعلق نیکی کی وصیت قبول کرو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور یقیناً پسلی کا ٹیڑھا حصہ اس کا اوپر کا ہے تو اگر اسے سیدھا کرنے لگو تو توڑ دو گے اور اگر چھوڑ دو تو ٹیڑھا رہے گا لہذا عورتوں کے متعلق وصیت قبول کرو۔ (مشکاۃ المصابیح، ج2، ص594، مطبوعہ: بیروت)

اس کے تحت التنویر شرحِ جامع الصغیر میں ہے: "(فإن المرأة خلقت من ضلع) المراد بالمرأة ھنا حوّاء أم البشر لأنھا خلقت من ضلع آدم ۔۔۔ ولما کان أصلھن من ضلع أعوج کان له أثر في طباعھن، وإلا فإن ما سوی حوّاء خلق من ماء کما قال تعالیٰ: {وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ} (النور: 45)، ولأن خلق الأفراد داخل تحت خلق الأصل کما قیل في قوله تعالیٰ: {وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ} {ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ} (المؤمنون: 12-13)، ملخصا" یعنی یہاں عورت سے انسانوں کی والدہ حضرت حوا رضی اللہ عنہا مراد ہیں کیونکہ انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا گیا ہے اور چونکہ عورتوں کی اصل ٹیڑھی پسلی سے ہے، لہٰذا ان کی طبیعتوں میں اس کا اثر ہے، ورنہ حضرت حوّا رضی اللہ عنہا کے علاوہ ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے، جیسا کہ اللہ کریم کا ارشاد ہے: (اور اللہ نے زمین پر چلنے والا ہر جاندار پانی سے بنایا) اور اس لیے بھی کہ افراد کی پیدائش اصل کی پیدائش کے تحت داخل ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ پاک کے اس فرمان (ترجمہ: اور بیشک ہم نے انسان (یعنی حضرت آدم علیہ السلام) کو چُنی ہوئی مٹی سے بنایا۔ پھر اسے (یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی نسل کو) ایک مضبوط ٹھہراؤ (یعنی ماں کے رِحم) میں پانی کی بُوند بنایا) کی تفسیر میں کہا گیا ہے۔ (التنویر شرحِ جامع الصغیر، ج2، ص348، مطبوعہ مکتبۃ دار السلام، الریاض)

اس حدیث پاک کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "حضرت حوا کی پیدائش آدم علیہ السلام کی پسلی کے اوپری حصہ سے ہوئی جو ٹیڑھا ہے اور تمام عورتیں انہی حوا کی اولاد سے ہیں فطری طور پر سب میں قدر کجی سخت مزاجی ہے اور رہے گی۔" (مرآۃ المناجیح، ج5، ص109، مطبوعہ: مکتبہ اسلامیہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net